

الْعَظَمَةُ وَالْكِبْرِيَاءُ لَكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ



اَبْوَالِ الْفَارِثِ وَالْحَدِيثِ

مُصَنَّف

عَالِشٍ صَلَّيْكَ قِيَرًا

چیرپن البرہان انہرنشینل غواتین

پرنسپل البرہان ایچوینل سٹم (ہائے طالبات) گوبندپورہ گلی نمبر 6 فیصل آباد

بَلَغَ الْعِلْمَ بِجَمَالِهِ
كَشَفَ اللَّهُ حُجُوبَ جَمَالِهِ
حَدَّثَ جَمِيعَ خِصَالِهِ
صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

درود ابراہیمی

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى
آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب انوار القرآن والحديث

مصنفہ عائشہ صدیقہ

کمپوزنگ خالد اقبال

سرورق القمر گرافکس

ناشر البرہان انٹرنیشنل

اشاعت پانچویں دسمبر 2015

تعداد 2000

ملنے کا پتہ

البرہان ایجوکیشنل سسٹم گو بند پورہ گلی نمبر 6 فیصل آباد

041-2635481

انتساب

میں اپنی اس کتاب کو

اپنے دادا جان

حضور فقیہ عصر حضرت قبلہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم کی

اُن شفقتوں اور محبتوں کے نام کرتی ہوں جن کی بدولت مجھے اس کتاب کے لکھنے کی توفیق نصیب ہوئی۔

عائشہ صدیقہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿توحید﴾

☆..... اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ بے پرواہ ہے کسی کا محتاج نہیں۔ وہ یکتا ہے اس کا مثل کوئی نہیں ہو سکتا۔

☆..... اللہ زندہ ہے وہ قدرت والا ہے اور ہر چیز کو جانتا ہے سب کچھ دیکھتا ہے سب کچھ سنتا ہے سب کی زندگی کا مالک ہے سب کی موت کا مالک ہے جب تک جس کو چاہے زندہ رکھے جس کو چاہے موت دے دے وہ سب کا خالق ہے عزت و ذلت دینا اس کے ہاتھ میں ہے وہی عبادت کے لائق ہے کوئی اس کا مثل نہیں نہ اس کو کسی نے جتنا اور نہ وہ بیوی بچوں والا ہے۔

﴿القرآن﴾

☆..... وہ کلام فرماتا ہے لیکن اس کا کلام ہمارے جیسا نہیں وہ کان، آنکھ، ناک، زبان وغیرہ سے پاک ہے ہر عیب اور نقص سے پاک

ہے ہر کمال اس ذات میں موجود ہے۔

☆..... وہ اپنی پیدا کی ہوئی ہر چیز پر بڑا مہربان ہے۔ وہ سب کو پالتا ہے اور بڑائی والا اور عزت والا ہے۔ سب کچھ اس کے اختیار میں ہے وہ بڑے انصاف والا ہے کسی پر ظلم نہیں کرتا وہ بڑے تحمل اور برداشت والا ہے لوگوں کے گناہوں کو بخشنے والا ہے اور بندوں کی دعاؤں کو قبول فرمانے والا ہے وہ سب کا حاکم ہے اس پر کوئی حکم چلانے والا نہیں کوئی اس کو اس کے ارادے سے نہیں روک سکتا۔ وہ سب کا کام بنانے والا ہے۔ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اس کے حکم سے ہوتا ہے اس کے کام میں کوئی دخل اندازی نہیں کر سکتا اس کے حکم کے بغیر ذرہ نہیں ہل سکتا وہ تمام عالم اور جہان کی حفاظت اور ان کا انتظام فرماتا ہے نہ وہ سوتا ہے نہ وہ اونگھتا ہے نہ کبھی غافل ہوتا ہے۔

﴿القرآن وشرح عقائد﴾

☆..... تمام عالم زمین و آسمان وغیرہ پہلے بالکل ناپید تھے۔ کوئی چیز بھی نہ تھی پھر اللہ نے اپنی قدرت سے سب کچھ پیدا کیا۔

☆..... اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز فرض اور واجب نہیں ہے وہ جو کرتا ہے محض

اس کا فضل اور اس کی مہربانی ہے۔ ﴿شرح عقائد﴾

☆..... وہ مخلوق کی تمام صفتوں سے پاک ہے وہ بڑا ہی رحیم و کریم ہے وہ اپنے بندوں کو کوئی ایسے کام کا حکم نہیں دیتا جو ان سے نہ ہو سکے وہ اپنے بندوں کی بد اعمالیوں اور گناہوں سے ناراض ہوتا ہے عبادت اور نیکیوں سے خوش ہوتا ہے اس لئے اس نے گناہگار لوگوں کے لئے جہنم کا عذاب اور نیکوکار لوگوں کے لئے جنت کا ثواب بنایا ہے۔ ﴿القرآن﴾

☆..... اللہ تعالیٰ جہت اور سامان، حرکت مکان و زمان، شکل و صورت

مخلوقات کی تمام صفات و کیفیات سے پاک ہے۔ ﴿شرح عقائد﴾

☆..... دنیا کی زندگی میں سر کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار صرف

ہمارے نبی حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کو حاصل ہوا۔ ہاں دل کی

نگاہوں سے خواب میں اللہ تعالیٰ کا دیدار دوسرے انبیاء علیہم السلام

بلکہ اولیا کرام کو بھی نصیب ہوا۔ اور آخرت میں ہر مسلمان کو اللہ تعالیٰ

اپنا دیدار عطا کرے گا مگر یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا دیدار بلا کیف ہے یہ نہیں

کہہ سکتے کہ کیسے بس یہ یقین رکھو کہ قیامت کے دن ضرور اللہ تعالیٰ کا

دیدار ہوگا۔ جو کہ سب نعمتوں سے بڑھ کر نعمت ہے۔ ﴿شرح عقائد﴾
 ☆..... اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں بے شمار حکمتیں ہیں خواہ ہم کو معلوم
 ہوں یا نہ ہوں اللہ تعالیٰ کے کسی فعل پر اعتراض کرنا یا ناراض ہونا یا برا
 سمجھنا یہ کفر کی علامت ہے خبردار خبردار ہرگز ہرگز اللہ کے کسی کام پر
 ناراض نہ ہوں اور نہ اعتراض کرو بلکہ یہ کہو کہ اللہ جو بھی کرتا ہے وہ اچھا
 ہے خواہ ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے کیونکہ اللہ تعالیٰ علیم و حکیم بہت
 زیادہ جاننے والا اور بہت زیادہ حکمتوں والا ہے اور اپنے بندوں پر
 مہربان ہے۔

☆☆☆☆☆

﴿نبی و رسول علیہم السلام﴾

رسالت :-

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کیلئے بہت سے پیغمبروں
 کو دنیا میں بھیجا یہ سب پیغمبر تمام گناہوں سے پاک ہیں اور اللہ تعالیٰ
 کے بہت ہی نیک بندے ہیں اللہ تعالیٰ کے سب پیغمبروں کا یہی کام
 ہے کہ وہ اللہ کے پیغام اور اس کے احکام کو بندوں تک پہنچائیں اور
 لوگوں پر ایسی ایسی حیرت اور تعجب، میں ڈالنے والی چیزیں ظاہر
 فرمائیں جو بہت ہی مشکل اور عادات کے خلاف ہیں جو دوسرے لوگ
 نہیں کر سکتے ان چیزوں کو معجزہ کہتے ہیں جیسے موسیٰ علیہ السلام کا عصا جو
 کہ اڑدھا بن کر فرعون کے سارے سانپوں کو نگل گیا اور حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا اور ہمارے نبی آخر الزماں ﷺ چاند
 کو دو ٹکڑے کر دینا ڈوبے ہوئے سورج کو واپس کر دینا کنکریوں سے
 اپنا کلمہ پڑھوا لینا انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری کر دینا یہ سب
 معجزات ہیں۔

سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری پیغمبر حضور نبی کریم ﷺ ہیں اور باقی تمام انبیاء و رسول اب دونوں کے درمیان ہوئے۔ نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے جو صحیفے اور آسمانی کتابیں اتاریں ہیں ان میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔

(۱) تورات:

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر۔

(۲) زبور:

حضرت داؤد علیہ السلام پر۔

(۳) انجیل:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر۔

(۴) قرآن مجید:

سب سے افضل کتاب، سب سے افضل رسول حضرت سیدنا

محمد رسول اللہ ﷺ۔

مسلمان کے لئے جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات پر ایمان

لانا ضروری ہے اسی طرح ہر نبی کی نبوت پر ایمان لانا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں خاص کر حضور خاتم النبیین ﷺ کو بہت سی غیب کی باتوں کا علم عطا فرمایا ہے یہاں تک کہ زمین و آسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کی نظر کے سامنے عطا کی ہے لہذا ان کا علم عطائی ہوا اور اللہ تعالیٰ کے علم کا عطائی ہونا محال ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا علم اور اس کا ہر کمال ذاتی ہے اللہ تعالیٰ اور نبیوں کے علم غیب میں ایک بہت بڑا فرق یہی ہے کہ نبیوں کا علم عطائی ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی ہے یعنی جو لوگ حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں علم غیب کا انکار کرتے ہیں وہ قرآن مجید کی بعض آیتوں کو مانتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں قرآن مجید میں دونوں قسم کی آیتیں ہیں بعض آیتوں میں یہ ہے کہ خدا کے نبیوں کو علم غیب ہے اور بعض آیتوں میں ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو علم غیب نہیں ہے بلاشبہ یہ دونوں آیتیں حق ہیں اور دونوں آیتوں پر ایمان لانا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے اور ان دونوں آیتوں میں کسی کا انکار کرنا کفر ہے جہاں جہاں قرآن میں یہ ہے کہ نبیوں کو علم غیب حاصل ہوا ہے اور جہاں قرآن مجید میں یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو علم غیب نہیں ہے اس کا یہی مطلب ہے کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے

کسی کو بھی کسی چیز کا علم غیب حاصل نہیں ہے۔ ہرگز ہرگز ان دونوں قسم کی آیتوں میں کوئی تعارض اور ٹکراؤ نہیں ہے حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے نائب مطلق ہیں۔ حضور ﷺ کا فرمان اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور حضور اکرم ﷺ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور حضور اکرم ﷺ کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے تمام جہان کو اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کے زیر تصرف کر دیا ہے۔ آسمانوں اور زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں آپ کے مقدس ہاتھوں میں دے کر آپ کو اپنی تمام نعمتوں اور عطاؤں کا قاسم بنا دیا ہے چنانچہ ہر قسم کی عطائیں حضور اکرم ﷺ کے دربار سے ہی تقسیم ہوتی ہیں۔

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم

رزق اسکا ہے کھلاتے یہ ہیں

حضور ﷺ کے کسی قول و فعل و عمل و حالت کو جو حقارت سے

دیکھے یا آپ ﷺ کی شان میں کوئی ادنیٰ گستاخی یا توہین و بے ادبی

کرے یا آپ ﷺ کو جھٹلائے یا آپ ﷺ کے کلام میں شک کرے یا

آپ ﷺ میں عیب نکالے یا کسی سنت کو بُرا سمجھے یا مذاق اڑائے وہ

اسلام سے خارج اور کافر ہے۔

﴿ختم نبوت﴾

اللہ تعالیٰ نے نبی مکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم المرسلین بنا کر معبوث فرمایا ہے آپ کے بعد کوئی نبی اس دنیا میں نہیں آئے گا۔ آیت کریمہ ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ
وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔

ترجمہ:-

نہیں ہیں محمد ﷺ تم مردوں میں سے باپ کسی کے لیکن اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

﴿سورة احزاب آیت نمبر ۴۰﴾

آیت کریمہ ہے:

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ
مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ۔

ترجمہ:-

اور وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں جو نازل کیا گیا آپ ﷺ کے
اوپر اور جو نازل کیا گیا آپ ﷺ سے پہلے اور آخرت کے ساتھ یقین
رکھتے ہیں۔

(البقرہ آیت نمبر ۴)

آیت کریمہ ہے:-

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ
عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ
الْإِسْلَامَ دِينًا۔

(سورۃ مائدہ پارہ نمبر ۶ آیت نمبر ۳)

ترجمہ:-

آج کے دن میں پورا کروں گا تمہارے لئے دین تمہارا اور
میں پوری کروں گا تمہارے اوپر اپنی نعمتیں اور میں نے پسند کیا
تمہارے لئے اسلام کو دین۔

مندرجہ بالا آیت پاک آپ ﷺ کے آخری حج میں عرفہ

کے دن یوم جمعہ میں نازل ہوئی اس کے بعد آپ ﷺ اکیاسی (81)
روز تک دنیا میں رہے۔

ہمارے آقا ﷺ ”خاتم النبیین“ ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے
حضور ﷺ کی ذات پر سلسلہ نبوت ختم کر دیا حضور ﷺ کے زمانے میں یا
حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا کہے یا کسی نئے نبی کے آنے کو مانے
وہ شخص کافر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے دین مقبول اس امت کے لئے ایسا کامل
فرمایا کہ قیامت تک اس میں ترمیم کی ضرورت نہیں۔

عقائد، اعمال، حکومت، سیاست، اخلاق، شخصی ادب، حلال و
حرام مکروہات و مستحبات کے قوانین اور قیامت تک کے لئے تمام
ضروریات معاش و معاد کے اصول ان کے لئے اس طرح کھول دیئے کہ
وہ تا قیامت کسی نئے نبی یا کسی نئے دین کی محتاج نہیں۔
حدیث شریف میں ہے۔

تَرَكْتُكُمْ عَلَى شَرْعٍ بَيِّنٍ لَّيْلَهَا وَنَهَارُهَا سَوَاءٌ۔

﴿ابن کثیر، درمنثور﴾

ترجمہ:-

میں نے تمہیں ایک صاف راہ روشن مستقیم پر چھوڑا ہے کہ جس کا رات دن برابر ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے نبی پیدا ہوں گے جن میں سے ہر کوئی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ ﴿مسلم شریف﴾

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کی مثال ایسے ہے جس طرح ایک شخص نے عمارت بنائی اور خوبصورت حسین و جمیل بنائی۔ مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑی ہوئی ہے۔ لوگ اس عمارت کے ارگرد پھرتے ہیں اس کی خوبصورتی پر حیران ہوتے ہیں مگر ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ اس جگہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی تو وہ آخری اینٹ (نبوت کے محل کی) میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔ ﴿بخاری شریف﴾

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے چھ باتوں میں انبیاء کرام پر

فضیلت دی گئی ہے۔

(۱)..... مجھے جوامع الکلام سے نوازا گیا یعنی الفاظ مختصر اور معنی کا بحرنا پید کنار۔

(۲)..... رعب کے ذریعے میری مدد فرمائی گئی۔

(۳)..... میرے لئے ساری زمین کو مسجد بنا دیا گیا اور اس سے (پاکی حاصل کرنے کی) تیمم کی اجازت دی گئی۔

(۴)..... میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا۔

(۵)..... مجھے تمام مخلوق کے لئے رسول بنایا گیا۔

(۶)..... میری ذات سے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

(مسلم ترمذی، ابن ماجہ شریفین)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا اور میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ نبی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آدم علیہ السلام ہندوستان میں نازل ہوئے مگر تنہائی کی وجہ سے ان کو وحشت ہوئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے

انہوں نے اذان کہی دومرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور دومرتبہ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ کہا تو حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا کہ محمد ﷺ کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ انبیاء کرام میں آپ کے سب سے آخری بیٹے ہیں۔

﴿کنز العمال۔ ابن عساکر﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو نبوت کا کوئی جز سوائے اچھے خوابوں کے باقی نہیں۔ ﴿بخاری شریف، مسلم شریف﴾

امام ترمذی نے کتاب المناقب میں یہ حدیث پاک نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر میرے بعد کسی نبی کا ہونا ممکن ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔

رسول کریم ﷺ غزوہ تبوک پر روانہ ہوتے وقت حضرت علی کو مدینہ ٹھہرنے کا حکم دیا تو آپ کچھ پریشان ہوئے تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حضرت ہارون علیہ السلام کو تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

﴿محبت مصطفیٰ ﷺ﴾

آیت مبارک ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

﴿ال عمران آیت نمبر ۳۱ پارہ نمبر ۳﴾

ترجمہ۔ فرمادیجیے اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو پھر اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا کیونکہ اللہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔

محمد کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے

اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابو بکر تمہیں معلوم ہے کہ تمہارا

مقام و مرتبہ اس دنیا میں انبیاء کرام کے بعد سب سے زیادہ کیوں ہے؟

عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا

تمہارے دل میں میری محبت سب سے زیادہ ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

نے اپنی جان، اپنا مال، اپنی اولاد غرضیکہ سب کچھ آقا علیہ السلام کی محبت میں قربان کر دیا۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا يَوْمَنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ
مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

ترجمہ: کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی محبت آقا علیہ السلام سے اپنے والدین اپنی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ ہو جائے۔ خبردار اس کا ایمان نہیں جس کی مصطفیٰ ﷺ سے محبت نہیں۔

(بخاری شریف، مسلم شریف)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور پوچھا یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی۔ حضور ﷺ نماز کیلئے تشریف لے گئے پھر واپس تشریف لائے اور فرمایا سوال کرنے والا کہاں ہے اس شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں ہوں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت کے لئے تم نے کیا تیاری کر رکھی ہے۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ نماز روزہ کا تو بڑا ذخیرہ

میرے پاس نہیں البتہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا ہر شخص قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے اور تو بھی اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار میں سے ایک غمگین شخص حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے اسے فرمایا اے شخص کیا وجہ ہے میں تجھے غمگین دیکھ رہا ہوں اس نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ ایک مسئلے پر غور کر رہا ہوں آپ نے فرمایا کونسا مسئلہ ہے جس پر غور کر رہے ہو عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آج ہم صبح شام آپ کے دیدار سے اپنی پیاس بجھا لیتے ہیں کل جب بعد از وصال آپ ﷺ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہوں گے ہم آپ کی زیارت سے محروم ہوں گے تو اس وقت جبرائیل علیہ السلام یہ آیت کریمہ لے کر نازل ہوئے۔

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۝

ترجمہ:- اور جو اطاعت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور کیا ہی اچھے ہیں یہ ساتھی۔

﴿سورة نساء آیت نمبر ۶۹ پارہ نمبر ۵﴾

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے جو شخص مجھ سے محبت

رکھے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ ﴿الشفاع شریف﴾

یہ دنیا، مال تجارت وغیرہ سب ٹھیک ہے لیکن اس وقت تک جب تک ان کی محبت اللہ اور اس کے رسول سے نہ ٹکرا جائے۔

﴿میلاد مصطفیٰ ﷺ﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قرآن پاک کی آیت کریمہ ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا
هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ۔

ترجمہ: (اے محبوب) آپ ﷺ فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے ساتھ چاہیے کہ وہ خوشیاں منائیں (یہ خوشیاں منانا) زیادہ بہتر ہے اس سے جس کو وہ جمع کرتے ہیں۔

ایسے کون آیا جدے آیاں بہاراں مسکرا پیاں

گھٹاواں نور برساواں فضاواں مسکرا پیاں

میں اس عنوان یعنی میلاد النبی ﷺ کی تمہید ان ہی کلمات کے ساتھ کر رہی ہوں جن کے ساتھ حضور ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ نے عید میلاد النبی کے موضوع پر لکھے گئے اپنے مضمون کا آغاز فرمایا تھا۔ آپ لکھتے ہیں:

”ماہ صفر اختتام پذیر ہو رہا ہے اور ماہ ربیع الاول شریف کا چاند طلوع ہونے والا ہے۔ گلشن انسانیت میں بہار آرہی ہے عندلیبیں اور قمریاں پھر نواں بننے والی ہیں۔ کئی حسین یادیں تازہ ہوں گی۔ ان مبارک لمحوں کا ذکر چھڑے گا۔ جب انسانیت کا خفتہ بخت بیدار ہوا تھا مظلوموں کا غم گسار تشریف لایا تھا۔ جب آمنہ کے کچے کوٹھے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانے سمٹ آئے تھے۔ اور ان خزانوں کو باذن الہی بانٹنے والا بلکہ لٹانے والا بڑی آن بان کے ساتھ رونق افروز ہوا تھا آؤ سازِ محبت کو مضراب شوق سے چھیڑیں اور ماہِ کامل کی تابانیوں کا ذکر کریں۔ آؤ جہان بہار کے گیت گائیں اور روح کائنات کی لطافتوں کو آشکار کریں آؤ خالق کائنات کی اس نعمتِ عظمیٰ کو پہچانیں اور اس کی قدر کریں۔ اگر اس کا عرفان نصیب ہو گیا تو دل و دماغ اور زبان سب مل کر اپنے پروردگار کا شکریہ ادا کریں گے اور جب حتی المقدور ادا ہوگا تو اللہ تعالیٰ راضی ہوگا۔ اس کی رحمت مائل بہ کرم ہوگی۔ دل کی اجڑی ہوئی بستی آباد ہو جائے گی خود فراموشی، خود شناسی اور خدا شناسی میں بدل جائے گی اور ”وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ“ کی جلوہ سامانیاں بے نقاب ہو جائیں گی۔

سوادِ اعظم اہل اہلسنت و جماعت کا ہمیشہ سے یہ معمول چلا آ رہا ہے کہ حضور ﷺ کی پیدائش کے دن تحدیثِ نعمت کے لئے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں محافل میلاد منعقد کرتے ہیں اور جلوس نکالتے ہیں۔ نعت خوانی کی محفلیں بجتی ہیں۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسن و جمال اور اوصاف و کمالات بیان کئے جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے محبوب، بے کسوں کے کس، بے سہاروں کے سہارا کی حتی المقدور تعریف و ستائش کرتے ہیں اور اپنی اپنی حیثیت کے مطابق خوشی کا اظہار کرتے ہیں ان کا اس دن خوشی منانا اور مسرت کا اظہار کرنا کتاب و سنت سے ثابت ہے جسے اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہا ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ
فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ۔

ترجمہ:- (اے محبوب) آپ ﷺ فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے ساتھ چاہیے کہ وہ خوشیاں منائیں (یہ خوشیاں منانا) زیادہ بہتر ہے اس سے جس کو وہ جمع کرتے ہیں۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جس دن وہ نور تشریف لایا اس

دن کائنات کا ذرہ ذرہ خوشیاں منا رہا تھا۔ صرف زمین ہی نہیں بلکہ ملا اعلیٰ کے مکین بھی قطار در قطار نغمہ صلاۃ والسلام کے تحفے پیش کر رہے تھے اور آپس میں ایک دوسرے کو مبارک باد پیش کر رہے تھے اگر اس دن کوئی ناخوش تھا وہ ایک شیطان مردود تھا جو مارا مارا پھر رہا تھا گھائیوں اور پہاڑیوں میں منہ چھپا رہا تھا اور کہہ رہا تھا ان کی آمد سے بت پرستی ختم ہو جائے گی اور ظلم و ستم کے دروازے بند ہو جائیں گے اور گناہ گاروں کو بخش دیا جائے گا وہ اپنی بد بختی اور حرماں نصیبی پر اشک فشاں تھا وہ ملعون ابلیس ہی تھا جیسے کسی شاعر نے کہا ہے۔

آج میرے آقا کا میلاد ہے

ہے وہ بد بخت جو آج ناشاد ہے

إِنَّ إِبْلِيسَ لَعَنَهُ اللَّهُ أَنَّ أَرْبَعَ رَنَاتٍ رَنَّتْ حِينَ لَعِنَ وَرَنَتْ حِينَ أُهْبِطَ وَرَنَتْ حِينَ وَلِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَرَنَتْ حِينَ أُنْزِلَتْ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ قَالَ وَالرَّتَيْنِ وَالنَّخَارِ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ۔

ترجمہ:- ابلیس ملعون زندگی میں چار مرتبہ چیخ مار کر رويا پہلی مرتبہ جب

اس کو ملعون قرار دیا گیا۔ دوسری مرتبہ جب اسے بلندی سے پستی کی طرف دھکیلا گیا تیسری مرتبہ جب سرکارِ دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ چوتھی مرتبہ جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی۔ علامہ سیہلی فرماتے ہیں چیخ مار کر رونا اور واویلا کرنا یہ شیطان کا عمل ہے۔

﴿روضۃ الانف ص 181 ج 1﴾

علامہ احمد بن زینی وحلان السیرۃ النبویہ میں رقم طراز ہیں۔

وَعَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّ إِبْلِيسَ لَمَّا وَلِدَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى تَسَاقُطَ النُّجُومِ قَالَ لِحُنُودِهِ قَدْ وَلِدَ اللَّيْلَةَ وَلَدٌ يُفْسِدُ أَمْرَنَا فَقَالَ لَهُ حُنُودُهُ لَوْ ذَهَبْتُ فَخَبَكْتَهُ فَلَمَّا رَأَى مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اللَّهُ جِبْرَائِيلَ فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ رَكْضَةً وَقَعَ بَعْدَهُ۔

ترجمہ:- عکرمہ سے مروی ہے کہ جس روز رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی تو ابلیس نے دیکھا کہ آسمان سے ستارے گر رہے ہیں۔ اس نے اپنے لشکر کو کہا آج رات وہ پیدا ہوا ہے جو ہمارے نظام کو درہم برہم کر

دے گا۔ اس کے لشکریوں نے اس سے کہا تم اس کے نزدیک جاؤ اور چھو کر جنون میں مبتلا کر دو جب وہ اس نیت سے حضور ﷺ کے نزدیک جانے لگا تو جبرائیل نے اپنے پاؤں سے ٹھوکر لگائی اور دور عدن میں پھینک دیا۔

﴿السيرة النبوية، ص 47-48 ج 1 منقول از ضیاء النبی﴾

میلاد پاک کیا ہے کیا یہ شرعاً جائز ہے یا بدعت اس دن خوشی کا اظہار کرنا کیسا ہے ذیل میں ہم اس کا جائزہ لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں کہ اے مولا کریم! ہماری راہنمائی فرمانا کہ ہم راہ راست سے بھٹک نہ جائیں۔

میلاد یہ ولد سے مشتق ہے اور اس کا معنی وہ زمانہ اور جگہ جن میں اللہ تعالیٰ کا محبوب تشریف لایا اور ان میں خدا کا نور جلوہ فگن ہوا جس سے مغرب و مشرق روشن ہو گئے اور کسریٰ ایران کے محلات کے چودہ کنگرے گر پڑے وہ آیا جس کی والدہ خود فرماتی ہیں۔

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا
هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ - خَرَجَ مِنِّي نُورٌ أَضَاءَتْ

لِي قُصُورُ الشَّامِ حَتَّى رَأَيْتُهَا۔

مجھ سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات میرے لئے روشن ہو گئے یہاں تک میں نے ان کو دیکھ لیا۔

دوسری روایت میں ہے کہ جب حضور ﷺ کی ولادت ہوئی تو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے ایک نور نکلا جس نے سارے گھر کو بقعہ نور بنا دیا ہر طرف نور ہی نور نظر آتا تھا۔ عبدالرحمن بن عوف کی والدہ حضرت شفاء جس کی قسمت میں حضور ﷺ کی دایہ بننے کی سعادت رقم تھی وہ کہتی ہیں کہ جب سیدہ آمنہ کے ہاں حضور ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو حضور ﷺ کو میں نے اپنے ہاتھوں پر لیا اور میں نے ایک آواز سنی جو کہہ رہی تھی۔

رَحِمَكَ رَبُّكَ تیرا رب تجھ پر رحم فرمائے۔

قَالَتِ الشِّفَاءُ فَأَضَاءَ لِي مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى بَعْضِ قُصُورِ الشَّامِ۔

ترجمہ: حضرت شفاء کہتی ہیں اس نور مجسم کے ظاہر ہونے سے میرے سامنے مشرق و مغرب میں روشنی پھیل گئی یہاں تک کہ میں نے شام کے بعض محلات کو دیکھا۔

اصطلاح میں اس کا معنی یہ ہے کہ محفل اور مجمع جس میں حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کا ذکر کیا جائے اور آپ ﷺ کے اوصاف و کمالات بیان کئے جائیں۔ صلاۃ و سلام کے نغمے الاپے جائیں اور آپ کی تعریف میں قصائد اور نعتیں پڑھی جائیں۔ آپ ﷺ کے اوصاف و کمالات بیان کرنا نعتیں پڑھنا آپ کا میلاد منانا یہ سنت ہے اور اس میں خوشی کا اظہار کرنا گناہوں کی بخشش اور نیک اعمال کی قبولیت کا سبب ہے۔ باوجود اس بات کے کہ کسی مشرک اور کافر کی بخشش نہیں۔ لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کے موقع پر اگر کوئی کافر بھی خوشی کا اظہار کرتا ہے تو اس کا عمل اس کے لئے قبر میں بھی راحت اور سکون کا باعث بنتا ہے۔

بخاری شریف جلد دوم کتاب النکاح باب اُمِّهِتُكُمْ اَلَّتِي

اَرَضَعْنَكُمْ میں یہ حدیث مذکور ہے کہ جب حضور ﷺ کا تولد ہوا آپ نے اپنے وجود مسعود کے ساتھ اس دنیا کو رونق بخشی تو ابولہب، جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے تَبَّتْ يَدَا اَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ، کی لونڈی جس کا نام ثویبہ تھا۔ وہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس حضور

علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کے موقع پر تھی جب آپ ﷺ پیدا ہوئے وہ دوڑتی ہوئی اپنے آقا ابولہب کے پاس پہنچی اور اسے مبارکباد دی اور اسے بتایا کہ تیرے مرحوم بھائی حضرت عبداللہ کے ہاں لخت جگر پیدا ہوا ہے تو اس نے محمد بن عبداللہ کی پیدائش کی خوشی میں اسے کہا اَنْتَ حُرَّةٌ کہ تو آزاد ہے اور ساتھ ہی شہادت کی انگلی اٹھائی۔ تو جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت کا اعلان فرمایا تو ابولہب شدید ترین دشمن بن گیا اور کفر کی حالت میں ذلیل و رسوا ہو کر مرا۔ اس کے مرنے کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اسے خواب میں بڑی ہولناک سزا اور بُری حالت میں دیکھا تو اس سے پوچھا اے میرے بھائی! تیرا کیا حال ہے تو کہنے لگا جب سے تم سے جدا ہوا ہوں کوئی بھلائی نہیں دیکھی سوائے اس کے کہ جب دوزخ کی بھڑکتی آگ میں پیاس ستاتی ہے تو اس انگلی کو چوستا ہوں جو اٹھا کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کی خوشی میں اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کیا تھا اور میلاد مصطفیٰ ﷺ پر اظہار مسرت کیا تھا تو اس کی برکت سے پیاس بجھ جاتی ہے اور یہ برکت ہر سوموار کو حاصل ہوتی ہے اور اس کے عذاب میں بھی اس روز تخفیف ہوتی ہے۔

وہ کافر اور مشرک تھا اور محمد بن عبد اللہ کی پیدائش کی خوشی منائی تھی نہ محمد رسول اللہ ﷺ کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو بھی ضائع نہیں فرمایا بلکہ جہنم میں یہ اس کے کام آ رہا ہے ہم تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کی خوشی صرف حضرت عبد اللہ کے گھر پیدا ہونے کی وجہ سے ہی نہیں مناتے بلکہ ہم آپ کو رسول اللہ اور رحمت للعالمین بھی یقین کرتے ہیں اور اسی اعتبار سے خوشی مناتے ہیں۔

ہم آپ کے غلام بے دام ہیں تو ہمیں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور بخششوں سے کیوں نہیں نوازا جائے گا۔ کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

دوستاں راکجا کنی محروم

تو کہ بادشماں نظر داری

تو اپنے دوستوں کو کیسے محروم کرے گا جب کہ تو اپنے دشمنوں پر بھی نظر کرم فرماتا ہے۔ حافظ شمس محمد بن ناصری شامی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

إِذَا كَانَ هَذَا كَافِرًا جَاءَ زَمُّهُ وَتَبَّتْ يَدَاهُ فِي
الْجَحِيمِ مُخَلَّدًا أَلَيْسَ أَنَّهُ فِي يَوْمِ الْإِنْتِزَاعِ دَائِمًا يَخْفَفُ

عَنْهُ لِلْسُرُورِ بِأَحْمَدًا وَمَا الظَّنُّ بِالْعَبْدِ الَّذِي كَانَ عُمْرُهُ
بِأَحْمَدَ مَسْرُورٍ أَوْ مَاتَ مُوَحَّدًا۔

ترجمہ:- جب ایک کافر جس کی مذمت میں پوری سورۃ ثبت نازل ہوئی اور جو تا ابد جہنم میں رہے گا اس کے بارے میں ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت پر اظہار مسرت کی برکت سے ہر سوموار کو اس کے عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے۔

تو تمہارا کیا خیال ہے اس بندے کے بارے میں جو زندگی بھر احمد مجتبیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت پر خوشی مناتا رہا اور کلمہ توحید پڑھتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوا کیا اسے نہیں نوازا جائے گا یقیناً اسے اللہ تعالیٰ کے بے شمار انعامات سے نوازا جائے گا۔

﴿ضیاء النبی شریف ص 55 جلد 2﴾

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت اللہ تعالیٰ کی وہ نعمت عظمیٰ ہے جس کا شکر ادا کرنا ہر بندہ مومن پر واجب ہے اور اس موقع پر خوشی و مسرت کا اظہار کرنا یہ بدعت اور شرک نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ بھی ارشاد فرماتا ہے کہ جب تمہارے اوپر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی

رحمت ہو تو اس پر خوشی منانا اور اس کا اظہار کرنا چاہئے اور اس پر مال و دولت خرچ کرنا یہ اس مال و دولت سے کہیں زیادہ بہتر ہے جسے لوگ اپنے گھروں میں جمع کرتے ہیں۔ جس طرح اس کی وضاحت اوپر بیان کر دی گئی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود بھی سوموار کے دن روزہ رکھا کرتے تھے صحابہ کرام نے آپ سے پوچھا کہ اے اللہ تعالیٰ کے محبوب! آپ ﷺ سوموار کے دن کیوں روزہ رکھتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

فِيهِ وَلِدْتُ وَفِيهِ بُعِثْتُ وَفِيهِ أَمُوتُ

میں اسی دن پیدا ہوا اور اسی دن مجھے مبعوث فرمایا گیا اور اسی دن میں اس دنیا سے رحلت فرماؤں گا۔ صحابہ کرام کا یہ بھی معمول تھا کہ وہ آپ کی تعریف میں قصائد پڑھا کرتے تھے اور آپ کی آمد پر خوشی کا اظہار کرتے تھے کیا آپ کو وہ وقت یاد نہیں جب آپ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے اور بنو سلمہ کے محلہ سے ایک جلوس کی شکل میں مدینہ طیبہ کی طرف تشریف لے گئے تو بنو نجار کی بچیوں نے یہ اشعار پڑھ کر آپ کا استقبال کیا:

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَّ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا إِلَهُ دَاعٍ

ترجمہ: الوداع کہنے والی گھاٹیوں سے ہمارے اوپر چودھویں کا چاند طلوع ہوا اور اس نعمت کا شکر ادا کرنا اس وقت تک ہمارے اوپر لازم ہے جب تک کوئی دعوت دینے والا اللہ کی طرف دعوت دیتا رہے گا۔

سورۃ آل عمران میں ارشاد گرامی ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ
رَسُولًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ
وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ
كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ۔

ترجمہ: یقیناً بڑا احسان فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر جب اس نے بھیجا ایک رسول انہیں میں سے جو پڑھتا ہے ان پر اللہ کی آیتیں اور پاک کرتا ہے انہیں اور سکھاتا ہے انہیں قرآن اور سنت اگرچہ وہ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔ ﴿پارہ ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۶۴﴾

اللہ تعالیٰ نے اپنا پیارا حبیب ﷺ عطا فرما کر ہم پر بہت بڑا

احسان فرمایا ہم اس کا کروڑ ہا بار بھی شکر ادا کریں تو کم ہے کہ اس نے آقا علیہ السلام کو مومنین میں مبعوث فرمایا جس کو مصطفیٰ ﷺ مل جائیں آپ ﷺ کا دامن مل جائے ساری دنیا اس کو مل جاتی ہے۔

خالق اسکا جہان اسکا قرآن اس کا ایمان اسکا اے نور بھری کملی والے جس کا تو سہارا ہو جائے اللہ رب العزت فرشتوں کی محفل لگا کر اپنے محبوب ﷺ کے اوصاف بیان کرتا ہے۔ آقا علیہ السلام کی عظمت و شان کا اندازہ کون کر سکتا ہے آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ پیدا ہوئے تو زمین چمک اٹھی اور آپ کے نور سے آسمان منور ہو گئے۔

حضرت عباس فرماتے ہیں کہ میرے ایمان لانے کی وجہ یہ تھی کہ بچپن میں میں نے آقا علیہ السلام کی یہ نشانی دیکھی کہ آپ ﷺ پنگھوڑے میں ہوتے جدھر جدھر آپ کی انگلی جاتی چاند بھی ادھر ہی جھک جاتا تھا۔

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یہ چیز بہت محبوب ہے کہ میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہوتا میں سارا سونا محبوب پاک ﷺ کے میلاد پاک پر خرچ کر دیتا۔

حضرت جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے گھر میں میلاد مصطفیٰ ﷺ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس گھر سے قحط اور وبا کو دور کر دیتا ہے جلنے، غرق ہونے آفتوں اور بلاؤں کو اس گھر سے دور کر دیتا ہے اور جب وہ مسلمان فوت ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے لئے منکر نکیر کا حساب آسان کر دے گا۔

☆☆☆☆☆

﴿حياة النبی صلی اللہ علیہ وسلم﴾

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَكُؤَانَهُمْ اِذْ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ جَاءُ وَكَ
فَاسْتَغْفَرُوا وَاللّٰهُ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ
لَوْ جَدُّ وَاللّٰهُ تَوَّابًا رَّحِيْمًا -

ترجمہ: اور اگر یہ لوگ جب ظلم کر بیٹھیں اپنے آپ پر اور حاضر ہوں تو آپ ﷺ کے پاس اور مغفرت طلب کریں اللہ تعالیٰ سے نیز مغفرت طلب کریں ان کے لئے رسول کریم بھی تو وہ ضرور پائیں گے اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ قبول فرمانے والا نہایت رحم کرنے والا۔

﴿پارہ نمبر ۵ سورۃ نساء آیت نمبر ۶۴﴾

حدیث پاک ہے:

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ
تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَتّٰى يُرْزَقَ -

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام کے جسموں کو کھانا حرام فرمادیا ہے لہذا اللہ کے نبی زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں۔

﴿راوہ ابن ماجہ، مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۱﴾

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ پیغمبر خدا زندہ است بہ حقیقت حیات دیناوی یعنی خدائے تعالیٰ کے نبی دینوی کی حقیقت کے ساتھ زندہ ہیں۔

﴿اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ ۵۷۶﴾

اور حضرت ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ:

لَا فَرْقَ لَهُمْ فِی الْحَالِیْنِ وَلِذَ اَقْبَلَ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا
یَمُوْتُوْنَ وَلٰكِنْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ اٰخَرَ -

یعنی انبیائے کرام کی دینوی اور بعد وصال کی زندگی میں کوئی فرق نہیں اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اولیائے کرام مرتے نہیں بلکہ ایک دار سے دوسرے دار کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔ ﴿مرقاۃ جلد دوم مطبوعہ بمبئی صفحہ ۲۱۲﴾

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى
الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ -

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکار
اقدس ﷺ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ انبیائے کرام علیہم السلام کے
جسموں کو زمین پر (کھانا) حرام فرما دیا ہے۔ ﴿راوہ ابو اودہ، والنسائی
والدارمی والبیہقی وابن ماجہ عن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۰﴾
حضرت ملا علی قاری رضی اللہ عنہ رحمہ الباری اس حدیث کے
تحت فرماتے ہیں کہ:

أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ فِي قُبُورِهِمْ أَحْيَاءٌ -

یعنی انبیائے کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

﴿مرقاۃ جلد دوم صفحہ ۲۰۹﴾

اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہ اسی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ حیات انبیاء متفق علیہ است
پچ کس رادروے خلافت نیست جسمانی دنیاوی حقیقی نہ حیات معنوی

روحانی چنانکہ شہدار است۔ ﴿اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ ۵۷﴾

یعنی انبیائے کرام علیہم السلام زندہ ہیں اور ان کی زندگی کو سب
مانتے ہیں کسی کو اس میں اختلاف نہیں ہے ان کی زندگی جسمانی حقیقی
دنیاوی ہے شہیدوں کی طرح صرف معنوی اور روحانی نہیں ہے۔

(۱)..... انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد وفات زندگی حقیقت کے ساتھ
زندہ رہتے ہیں اسی لئے شب معراج جب سرکار اقدس ﷺ بیت المقدس
پہنچے تو انبیائے کرام علیہ السلام کو وہاں نماز پڑھائی اگر انبیاء کرام علیہم
السلام بعد وفات زندہ نہ ہوتے تو بیت المقدس میں نماز پڑھنے کے لئے
کیسے آتے۔

(۲)..... انبیائے کرام علیہم السلام کی زندگی برزخی نہیں بلکہ دینی ہے
بس فرق صرف یہ ہے کہ ہم جسے لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہیں جیسا
کہ حضرت شیخ حسن بن عمار شربلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مشہور کتاب
نور الایضاح کی شرح مراقی الفلاح میں فرماتے ہیں۔

وَمِمَّا هُوَ مُقَرَّرٌ، عِنْدَ الْمُحَقِّقِينَ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ يُرْزَقُ مَمْتَعٌ بِجَمِيعِ الْمَلَائِكَةِ

وَالْعِبَادَاتِ غَيْرَ أَنَّهُ حُجِبَ عَنِ الْبَصَارِ الْقَاصِرِينَ عَنْ
شَرِيفِ الْمَقَامَاتِ۔ ﴿مع طحاوی مصری صفحہ ۴۴﴾

یعنی یہ بات ارباب تحقیق علماء کے نزدیک ثابت ہے کہ
سرکار اقدس ﷺ (حقیقی دینوی زندگی کے ساتھ) زندہ ہیں ان پر
روزی پیش کی جاتی ہے۔ تمام لذت والی چیزوں کا مزا اور عبادتوں کا
سرور پاتے ہیں لیکن جو لوگ کہ بلند درجوں تک پہنچنے سے قاصر ہیں ان
کی نگاہوں سے اوجھل ہیں۔

اور نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض جلد اول صفحہ ۱۹۶ میں ہے۔

الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ
حَيَاةً، فِي قُبُورِهِمْ حَيَاةً، حَقِيقَةً۔

یعنی انبیائے کرام علیہم السلام حقیقی زندگی کے ساتھ اپنی
قبروں میں زندہ ہیں۔

اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول صفحہ ۲۸۴ میں ہے۔

انه صلى الله تعالى عليه وسلم حي يرزق
ويستعانة والددا المطلق۔

یعنی بیشک حضور ﷺ یا حیات ہیں انہیں روزی پیش کی جاتی ہے
اور ان سے ہر قسم کی مدد طلب کی جاتی ہے۔

اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
نے اپنے مکتوب سلوک اقرب السید بالتوجہ الی سید الرسل مع اخبار الاخیار
مطبوعہ رحیمہ دیوبند صفحہ ۱۶۱ میں فرمایا کہ ناچندیں اختلاف و کثرت
مذہب کہ در علمائے امت ست یک کس بے را دریں مسئلہ خلافت نیست
کہ آں حضرت ﷺ بحقیقت حیات شائبہ مجاز و توہم تاویل و باقی ست و
براعمال۔

اللہ کے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ ہزار ہا کمالات کے مظہر ہیں آقا
علیہ السلام وصال کے بعد بھی اسی طرح حیات ہیں جس طرح اپنی
زندگی مبارکہ میں حیات تھے آپ اپنے روضہ مطہرہ میں ہر ایک کی
آواز سنتے ہیں اور عشق والوں کا جواب بھی دیتے ہیں آپ سے کوئی
چیز پوشیدہ نہیں آقا علیہ السلام ہر چیز کو جانتے ہیں اپنے اوپر درود و
سلام پڑھنے والوں کا درد سنتے ہیں اور جمعہ کے دن آقا علیہ السلام خود
اپنے کانوں سے درود پاک سنتے ہیں حضرت شاہ عبدالحق دہلوی

فرماتے ہیں۔

کہ حیات انبیاء علیہ السلام کا مسئلہ ایسا ہے جس پر سب کا اتفاق ہے کسی کو اختلاف نہیں اور یہ حیات جسمانی ہے جس طرح دنیا میں تھی ان کی زندگی کو روحانی اور معنوی نہ سمجھا جائے شہداء کو بھی بدنی حیات حاصل ہے کیونکہ من یقتل بدن ہے نہ کہ روح۔ حیات النبی ﷺ کے غیر مسلم بھی قائل ہیں مشہور مشرق ڈاکٹر گساؤ لیبان کہتا ہے کہ اس پیغمبر اسلام کی حیرت انگیز سرگزشت ہے جس کی آواز نے ایسی قوم ناہنجار کو جو اس وقت کسی ملک گیر کی محکوم نہیں ہوئی تھی اسے رام کیا اور اس درجہ تک پہنچایا کہ اس نے دنیا کی عظیم الشان سلطنتوں کو زیر کر ڈالا اور آج بھی وہی نبی امی ﷺ اپنی قبر کے اندر سے لاکھوں بندگان خدا کو کلمہ اسلام پر قائم کئے ہوئے ہیں۔

شاعر مشرق علامہ اقبال نے جو خط 14 جنوری 1922ء کو خان محمد نیاز الدین خان کو لکھا اس میں تحریر تھا کہ حضور ﷺ کی زیارت اس زمانے میں بہت بڑی سعادت کی بات ہے میرا عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ زندہ ہیں اور اس زمانے کے لوگ بھی آپ کی صحبت سے اسی

طرح مستفیض ہو سکتے ہیں جس طرح صحابہ کرام ہوا کرتے تھے لیکن اس زمانہ میں اس کا اظہار بھی اکثر دماغوں کو ناگوار ہوگا اس لئے خاموش رہتا ہوں۔

انبیاء علیہم السلام کی حیات حسی حقیقی و دنیاوی ہے وعدہ الہی کے مطابق ان پر محض ایک آن کے لئے موت طاری ہوتی ہے اور فوراً بعد ان کو حیات عطا فرمادی جاتی ہے اس حیات پر وہی احکامات دنیاوی ہیں مثلاً ان کا ترکہ نہ بانٹا جائے گا۔ ان کی ازواج سے نکاح حرام نیز ازواج مطہرات پر عدت نہیں۔ انبیاء اپنی قبور میں کھاتے پیتے ہیں نمازیں پڑھتے اور حج کرتے ہیں مٹی ان کو نہیں کھا سکتی اللہ تعالیٰ ان کو حیات ابدی کے ساتھ زندگی بخش دیتا ہے یعنی ان کی یہ حیات دنیا کی سی ہے علامہ حافظ ایوب دہلوی قدس سرہ سے کسی نے سوال کیا کہ اللہ کا نبی زندہ ہے ایسا کہنا کیا بدعت ہے جواب میں فرمایا نبی اللہ حبیبی یہ حدیث شریف ہے یعنی اللہ کا نبی زندہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مقتول فی سبیل اللہ کو مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہے۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ۔

ترجمہ: اور نہ کہا کرو انہیں جو قتل کئے جاتے ہیں اللہ کی راہ میں کہ وہ مردہ ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم (اسے) سمجھ نہیں سکتے۔

﴿البقرہ آیت نمبر ۱۵۴﴾

حضرت امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۶۸۵ پر فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرا جنازہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حجرہ مبارک کے سامنے لے جا کر رکھ دینا اگر دروازہ کھل جائے اور قبر اطہر کے اندر آواز آئے کہ ابو بکر کو اندر لے آؤ تو مجھے اندر روضہ انور میں دفن کر دینا ورنہ عام مومنین کے قبرستان جنت البقیع میں دفن کر دینا چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آواز دی یا رسول اللہ ﷺ آپ کا یار غار یا مزار بننا چاہتا ہے کیا حکم ہے تو دروازہ کھل گیا اور قبر انور سے آواز آئی۔

ادْخُلُوا الْحَيِّبَ إِلَى الْحَيِّبِ يَا وَصَلُو

الْحَيِّبَ إِلَى الْحَيِّبِ۔

حبیب کو حبیب کی طرف داخل کرو یا رگو یار کے ساتھ ملا دو اگر حضرت

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور رسالت مآب ﷺ کی حیاۃ بعد الممات کے قائل نہ ہوتے تو اس وصیت کے کیا معنی؟ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا کہ وہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے لہذا اللہ کا نبی زندہ رہتا ہے اور اس کو رزق بھی دیا جاتا ہے۔ ﴿سنن ابن ماجہ﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے نبی زندہ ہیں اور اپنی قبروں میں نماز بھی پڑھتے ہیں۔

حدیث پاک ہے کہ:

جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ حالت بیداری ضرور میرا دیدار کرے گا۔ (بخاری، مسلم، ابن ماجہ، ترمذی)

مفسرین اس حدیث کی تفسیریوں بیان فرماتے ہیں کہ خواب دیکھنے والوں کو اس خواب کی تصدیق حالت بیداری میں ہوگی۔

☆☆☆☆☆

﴿درود پاک﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

(پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب رکوع نمبر ۷ آیت نمبر ۵۶)

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اوپر نبی کریم ﷺ کے
اے ایمان والو تم بھی درود بھیجو اوپر آپ ﷺ کے اور سلام بھیجو۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے
آقا علیہ اسلام پر درود پڑھتے ہیں غور کرنے کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے ہمیں نماز کا حکم دیا اَقِمْوَا الصَّلٰوةَ لیکن خود نماز نہیں پڑھتا اللہ نے
ہمیں زکوٰۃ کا حکم دیا لیکن خود زکوٰۃ دینے سے پاک ہے۔ ہمیں
روزے کا حکم دیا لیکن روزے رکھنے سے پاک ہے لیکن درود پاک
ایسی بڑی نعمت ہے کہ خدا نے درود شریف پڑھنے کا ہمیں حکم دیا اور خود
خدا بھی مصطفیٰ ﷺ پر درود اور سلام بھیجتا ہے درود اور سلام بھیجنے والوں پر

رحمت کی برسات فرماتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں فعل صلوٰۃ کے تین فاعل ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ

(۲) فرشتے

(۳) اہل اسلام

جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کا معنی یہ ہوتا
ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کی بھری محفل میں اپنے محبوب کریم کی تعریف و
شاکر کرتا ہے۔ ﴿بخاری شریف﴾

علامہ آلوسی اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا درود بھیجنے کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے
ذکر کو بلند کرے اس کے دین کو غلبہ دے کہ اس کی شریعت پر عمل برقرار رکھ کر
اس دنیا میں حضور ﷺ کی عزت و شان بڑھاتا ہے اور روز محشر امت کے
لئے حضور ﷺ کی شفاعت قبول فرما کر اور حضور ﷺ کو بہترین اجر و
ثواب عطا کر کے اور مقام محمود پر فائز کرنے کے بعد اولین و آخرین کے
لئے اور حضور ﷺ کی بزرگی کو نمایاں کر کے اور تمام مقربین پر

حضور ﷺ کو سبقت بخش کر آپ کی شان کو آشکارا فرماتا ہے۔

اور جب اس کی نسبت ملائکہ کی طرف ہو تو صلوٰۃ کا معنی دعا ہے کہ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے پیارے رسول ﷺ کے درجات کی بلندی اور مقامات کی رفعت کے لئے دعا گو ہیں اس جملے میں اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ میں اگر آپ غور فرمائیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ جملہ اسمیہ ہے لیکن اس کی جزا جملہ فعلیہ ہے تو یہاں دونوں جملے جمع کر دیئے گئے اس میں رازیہ ہے کہ جملہ اسمیہ استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے اور جملہ فعلیہ تجد و حدوث کی طرف اشارہ کرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہر دم، ہر گھڑی اپنے نبی مکرم ﷺ پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے اور آپ کی شان بیان فرماتا ہے اس طرح اس کے فرشتے بھی اس کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان رہتے ہیں۔

ثَنَاءُ زَلْفٍ وَ رَخَّارٍ تَوَا اَيَّ مَاهِ
مَلَائِكَةٍ وَرْدِ صَبْحٍ وَ شَامٍ اَوْ كَرَدَنْدِ

اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندے ﷺ پر ہمیشہ اپنی برکتیں نازل فرماتا رہتا ہے اور اس کے فرشتے اس کی ثنا گیری میں زمزمہ بخ رہتے

ہیں اور اس کی رفعت شان کیلئے دعائیں مانگتے رہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے اہل ایمان تم بھی میرے محبوب کی رفعت کے لئے دعائیں مانگا کرو اگرچہ صلوٰۃ بھیجنے کا ہمیں ہی حکم دیا جا رہا ہے لیکن نہ تو ہم شان رسالت کو کما حقہ جانتے ہیں اور نہ اس کا حق ادا کر سکتے ہیں اس لئے اعتراف عجز کرتے ہوئے ہم عرض کرتے ہیں یعنی مولیٰ کریم تو ہی اپنے محبوب کی شان کو اوردقدرو منزلت کو صحیح طور پر جانتا ہے اس لئے تو ہی ہماری طرف سے محبوب کریم ﷺ پر درود بھیج جو اس کی شان شایان ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَوْلٰى النَّاسِ بِى اَكْثَرُهُمْ
عَلٰى صَلَوةٍ۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس نے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا ہوگا۔

﴿ترندی شریف صفحہ ۶۴ جلد نمبر اکثر العمال صفحہ ۳۸۹﴾

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي أَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَوةٍ

ترجمہ: لوگوں میں سے زیادہ قریب وہ ہے جو مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔ ﴿دلائل الخیرات بحوالہ آب کوثر صفحہ ۱۶﴾

حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس پر کوئی مصیبت یا پریشانی آجائے وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے کیونکہ درود پاک مصیبتوں اور پریشانی کو لے جاتا ہے اور رزق کو بڑھاتا ہے۔

مشکل جو سر پہ آ پڑی تیرے ہی نام سے ٹلی

مشکل کشا ہے تیرا نام تجھ پر درود اور سلام

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہاری دعائیں

آسمانوں اور زمین میں معلق رہتی ہیں جب تک تم درود پاک نہ پڑھ لو۔

﴿ترمذی شریف مشکوٰۃ شریف باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم﴾

اللہ تعالیٰ کے فرشتے پھرتے رہتے ہیں اور درود پاک پڑھنے

والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں جب کوئی بھی درود شریف پڑھتا ہے تو

اس کا درود ہماری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ ﴿مشکوٰۃ شریف﴾

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے مجھ پر درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے اور دس گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

﴿ترمذی شریف صفحہ ۶۲ آب کوثر ۲۹﴾

بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں کی آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے لہذا جب کوئی بندہ مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ درود پاک میرے دربار میں پہنچا دیتا ہے اور میں نے اپنے رب کریم سے سوال کیا ہے اے مولیٰ کریم جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے تو اس پر دس رحمتیں نازل فرما۔

﴿القول البدیع صفحہ ۱۱۲ آب کوثر ۶۸﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر

دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہوں کو معاف

فرمائے گا اور اس کے دس درجے بلند فرمائے گا۔

﴿نسائی شریف﴾

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْثِرُ الصَّلَاةَ فَكُمُ أَجْمَلُ لَكَ مِنْ
صَلَاتِي فَقَالَ مَا شِئْتُ قُلْتُ الرَّبْعَ قَالَ مَا شِئْتُ فَإِنْ زِدْتُ
فَهُوَ خَيْرُ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتُ فَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ
خَيْرُ لَكَ فَالثَّلَاثِينَ قَالَ مَا شِئْتُ فَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرُ لَكَ
قُلْتُ أَجْمَلُ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ إِذَا يُكْفَى هَمُّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ
ذَنْبُكَ۔

ترجمہ:- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے دربار نبوت میں
عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں
(یا کثرت سے پڑھنا چاہتا ہوں) تو کتنا پڑھوں؟ فرمایا تو جتنا چاہے
پڑھ۔ میں نے عرض کی (باقی اوراد و وظائف میں سے) چوتھا حصہ
پڑھ لیا کروں؟ تو فرمایا جتنا چاہے پڑھ اور اگر اس سے بھی زیادہ
کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میرے آقا! اگر زیادہ
کرنے میں بہتری ہے تو میں نصف حصہ درود پاک پڑھ لوں؟ فرمایا
تیری مرضی اور اگر تو اس میں سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہو

گا۔ عرض کی اے آقا! تو میں سارا وقت ہی درود پاک نہ پڑھ لیا کروں؟
یہ سن کر رحمت للعالمین ﷺ نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو تیرے سارے
کام سنور جائیں گے اور تیرے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

﴿رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف ص ۸۶، الزواجر ص ۱۱ بحوالہ آب کوثر ص ۳۴﴾
تشریح: اس سے ہر کوئی اندازہ کر سکتا ہے کہ حبیب خدا ﷺ کو درود
پاک کتنا پیارا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کے نزدیک اس
کی کتنی اہمیت ہے۔

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا هَذَا مِنَ الْمَهْدِ اِلَى الْاَلْحَدِ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ۔
ایک اور حدیث پاک میں ہے۔

عَنْ فَضَّالَةَ بِنِ عَبِيدٍ بَيَمِينًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَاعِدُ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَجَلَتْ إِلَيْهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيَتْ
فَقَعَدَتْ فَاحْمَدِ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَى نَبِيِّكَ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ
ثُمَّ صَلِّ رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَصَلَّى عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُجِبُ۔

ترجمہ:- رسول اکرم ﷺ جلوسہ افروز تھے کہ ایک نمازی آیا
اس نے نماز سے فارغ ہوتے ہی دعا مانگنی شروع کی یا اللہ مجھے بخش
دے اور مجھ پر رحم فرما یہ سن کر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے نمازی!
تو نے جلد بازی کی ہے جب تو نماز پڑھ لے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء
بیان کیا کر جو اس کی شان کے لائق ہے اور مجھ پر درود پاک پڑھ کر
دعا مانگ۔ پھر ایک اور نمازی آیا اور اس نے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی
حمد و ثناء کی اور پھر درود پاک پڑھا تو سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا:
اے نمازی! تو دعا کرتی رہی دعا قبول ہوگی۔

اس حدیث پاک کی شرع میں حضرت ملا علی قاری علیہ رحمۃ
الباری نے نقل فرمایا کہ پہلے نمازی نے بغیر وسیلہ کے دربار الہی میں سوال

کر دیا تھا، حالانکہ سائل کا حق ہے کہ وہ اپنی حاجت دربار خداوندی میں
پیش کرنے سے پہلے وسیلہ پیش کرے۔

﴿مرقاۃ ص ۳۴۲ ج ۱ بحوالہ آب کوثر ص ۳۵﴾

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ
أُصَلِّي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَابُو بَكْرٍ
وَعُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالشَّعَاءِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى ثُمَّ
الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ
تُعْطَهُ سَلْ تُعْطَهُ۔

ترجمہ: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے
نماز پڑھی، حالانکہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت صدیق اکبر و فاروق
اعظم رضی اللہ عنہما تشریف فرما تھے جب میں نماز پڑھ کر بیٹھا اور اللہ
تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر میں نے نبی اکرم ﷺ پر درود پاک
پڑھ کر دعا کی تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تو مانگ تجھے عطا کیا
جائے گا، تو مانگ تجھے عطا کیا جائے گا۔

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَ
أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ۔ قَالَ رَجُلٌ، يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَعَلَتْ
صَلَاتِي كُلَّهَا عَلَيْكَ قَالَ إِذَا يَكْفِيكَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا
أَهَمَّكَ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ وَأَسْنَدُهُ جَيِّدٌ۔

ترجمہ:- کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ فرمائیں کہ اگر آپ کی
ذات بابرکات پر درود پاک ہی وظیفہ بنالوں تو کیسا رہے گا؟ نبی کریم
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا
و آخرت کے تیرے سارے معاملات کے لئے کافی ہے۔

(القول البدیع ۱۱۹ بحوالہ آب کوثر ۳۷)

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ أَكْرَمِ الْأَوَّلِينَ
وَالْآخِرِينَ۔ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ۔

وہ لوگ جو نبی مکرم ﷺ کا نام سن کر درود پاک نہیں پڑھتے
ان کے بارے میں جو وعید آئی ہے وہ بھی پڑھیں اور دعا کریں کہ اللہ
تعالیٰ سب کو درود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم رغم انف رجل ذكرت عنه فلم يصل على۔
ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے
ارشاد فرمایا کہ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر
کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ (ترمذی شریف)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد
فرمایا کہ اصل بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر
درود نہ پڑھے۔ (ترمذی شریف)

نوٹ:- آج کل اکثر لوگ درود شریف کے بدلے صلعم۔ عم۔
ص۔ لکھتے ہیں یہ ناجائز اور حرام ہے اور اگر معاذ اللہ استخفاف شان کا
مقصد ہو تو قطعاً کفر ہے اسی طرح صحابہ کرام اور اولیائے عظام رضی اللہ
عنہم کے اسمائے گرامی کے ساتھ رضی اللہ عنہ کی جگہ لکھنا مکروہ اور باعث محرومی
ہے۔ (بہار شریف)

☆☆☆☆☆

شفاعت مصطفیٰ ﷺ

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے آیت کریمہ ہے کہ:

يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا۔ (سورۃ طہ پارہ ۱۴ آیت نمبر ۱۰۹)

ترجمہ:- یعنی اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی مگر اس شخص کی جسے رحمن نے اذن دیا ہو اور اس کی بات پسند فرمائی ہو۔

شفاعت کی چند قسمیں ہیں

(۱): شفاعت عظمیٰ:

جو کہ تمام مخلوقات کے لئے عام ہے اور ہمارے پیغمبر ﷺ کے لئے خاص ہے یعنی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی کو اس پر پیش قدمی کی مجال نہ ہوگی اور یہ شفاعت لوگوں کو آرام پہنچانے میدان محشر میں دیر تک ٹھہرنے سے چھٹکارہ دلانے اللہ تعالیٰ کے فیصلے

اور حساب کے جلدی کرنے اور قیامت کے دن کی سختی اور پریشانی سے نکالنے کے لئے ہوگی۔

(۲):..... ایک قوم کو جنت میں بے حساب داخل کرنے کے لئے ہوگی اور یہ شفاعت بھی ہمارے آقا ﷺ کے لئے ثابت اور بعض لوگوں کے نزدیک یہ شفاعت حضور اکرم ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔

(۳):..... یہ شفاعت ان لوگوں کے لئے ہوگی جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہیں اور شفاعت کی امداد سے جنت میں داخل ہوں گے۔

(۴):..... یہ شفاعت ان لوگوں کے بارے میں ہوگی جو دوزخ کے حقدار ہو چکے ہوں گے اور حضور اکرم ﷺ شفاعت فرما کر ان کو جنت میں لائیں گے۔

(۵):..... یہ شفاعت مرتبہ کی بلندی اور بزرگی کے لئے ہوگی۔

(۶):..... یہ شفاعت ان گناہگاروں کے لئے ہوگی جو کہ جہنم میں پہنچ چکے ہوں گے اور شفاعت کی وجہ سے نکل آئیں گے اور اس شفاعت میں دیگر انبیاء کرام فرشتے علماء کرام اور شہدا بھی شریک ہوں گے۔

(7)..... یہ شفاعت جنت کو کھولنے کے بارے میں ہوگی۔

(8)..... یہ شفاعت ان لوگوں کے عذاب میں تخفیف کے بارے میں ہوگی جو دائمی عذاب کے مستحق ہوں گے۔

(9)..... نویں قسم کی شفاعت خاص کر مدینہ منورہ والوں اور سرکار اقدس کے روضہ انور کی زیارت کرنے والوں کے لئے اختصاص و امتیاز کے طریقہ پر ہوگی۔

﴿اشعۃ المعات جلد چہارم صفحہ ۳۸۲﴾

تجب کی جاہ ہے کہ فردوس اعلیٰ

بنائے خدا اور بسائے محمد

تماشا تو دیکھو کہ دوزخ کی آتش

لگائے خدا اور بجھائے محمد

عَسَىٰ اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا۔

حضور اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے مقام محمود عطا فرمایا اور مقام محمود وہی مقام ہوگا جہاں تشریف فرما کر حضور ﷺ شفاعت کا دروازہ کھولیں گے اور آپ ﷺ کی شان کو دیکھ کر دشمن آپ کی تعریف کریں گے۔

حدیث پاک ہے کہ:

مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہو

گئی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور

اقدس ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ حضور قیامت کے دن میری

شفاعت فرمائیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں کروں گا۔ میں نے

عرض کیا حضور میدان حشر کو جائیں گے کس کو فرشتے گھسیٹ کر لے

جائیں گے میدان حشر ملک شام کی سرزمین پر قائم ہوگا اس دن زمین

تا بنے کی ہوگی اور سورج صرف ایک میل کے فاصلے پر ہوگا گرمی تپش

حد سے زیادہ ہوگی لوگوں کو پیاس حد سے زیادہ لگی ہوگی زبانیں سوکھ

کر کاٹا ہو جائیں گی ان مصیبتوں میں کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہوگا

بھائی بھائی سے بھاگے گا ماں باپ اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے

قیامت کا دن جو کہ پچاس ہزار برس کا ہوگا اس پریشانی کے عالم میں

آدھا دن گزر جائے گا۔ اب اہل محشر مشورہ کریں گے کہ کوئی ایسا

سفارشی ڈھونڈیں جو ہمیں ان پریشانیوں سے نجات دلائے لوگ

گرتے پڑتے نبیوں کے پاس ہوتے ہوئے آقا علیہ السلام کی بارگاہ میں پہنچ جائیں گے اور آقا ﷺ سے شفاعت کے لئے عرض کریں گے حضور ﷺ ارشاد فرمائیں گے اَنَا لَهَا يَٰعَنِي فِي شَفَاعَتِكَ لَئِنْ هُوَ يَفْرَأُكَ بَارِغَاهُ الْهَبِي فِي سَجْدَةٍ كَرِيْمٍ گے۔ ارشاد ہوگا۔

يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعُ وَاسْلُ تَعْطُ وَشَفَعُ تُشَفَّعُ عَنِي۔

یعنی اے محمد ﷺ اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری سنی جائے گی اور جو مانگو گے ملے گا شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی اب شفاعت کا سلسلہ شروع ہوگا یہاں تک کہ جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم ایمان ہوگا سرکارِ اقدس ﷺ اس کی بھی شفاعت کریں گے۔ جب سارے نبی کہیں گے اذهبوا الی غیرہ میرے حبیب کے لب پر انا لہا ہوگا (اعلیٰ حضرت)

☆☆☆☆☆

علم مصطفیٰ ﷺ

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ

عَلَيْكَ عَظِيمًا۔ (پارہ نمبر ۵ سورۃ نساء آیت نمبر ۱۱۳)

ترجمہ: اے محبوب ﷺ جو کچھ نہ جانتے تھے آپ ہم نے آپ ﷺ کو بتا دیا آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔ اسی من الاحکام و یغیب۔ یعنی احکام اور علم غیب (تفسیر کبیر)

اللہ نے آپ پر قرآن اتارا اور حکمت اتاری اور آپ ﷺ کو ان کے بھیدوں پر مطلع فرمایا اور ان کی حقیقتوں پر واقف کیا۔

(خازن)

آپ کو علم غیب میں وہ باتیں سکھائیں جو آپ نہ جانتے تھے اور کہا گیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ کو چھپی چیزیں سکھائیں اور دلوں کے ان پر راز مطلع فرمائے اور منافقین کے مکر و فریب آپ کو بتا دیئے۔ (مدراک)

(۱).....عن عمر قال قام فينا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مقاما فاخبرنا عن بد الخلق حتى دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم حفظ ذلك من حفظه ونسيه من نسيه۔

ترجمہ: حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور علیہ الصلاۃ والسلام ہم لوگوں (کے جمع) میں میں کھڑے ہوئے تو حضور نے ابتدائے آفرینش سے جنتیوں کے جنت میں اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے تک کے سارے حالات کی ہمیں خبر دے دی۔ (حضور سے سننے والوں میں) جس نے اس بیان کو یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔

(بخاری صفحہ ۴۵۳ ج ۱۔ مشکوٰۃ ۵۱)

معلوم ہوا کہ سرکار اقدس ﷺ کو مخلوقات کی پیدائش سے لے کر جنتیوں کے جنت میں اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے تک کے سارے حالات کا علم ہے۔

(۲).....عن ابو زید یعنی عمر و بن خطیب الانصاری

قال صلى بنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الفجر حضرت الظهر وصعد المنبر فخطبنا حتى حضرت العصر ثم نزل فصلى ثم صعد المنبر فخطبنا حتى غربت الشمس فاخبرنا بما كان وبما هو كائن فاعلمنا احفظنا۔

ترجمہ:۔ حضرت ابو زید یعنی عمرو بن الخطیب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہو کر ہمارے سامنے تقریر فرمائی یہاں تک کہ ظہر کی نماز کا وقت آ گیا پھر منبر سے تشریف لا کر نماز پڑھائی اس کے بعد منبر پر تشریف لے گئے پھر ہمارے سامنے تقریر فرمائی یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت آ گیا پھر منبر سے اتر کر نماز پڑھائی اس کے بعد منبر پر تشریف لے گئے یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا تو اس تقریر میں جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہونے والا ہے تمام واقعات کی حضور نے ہمیں خبر دے دی تو ہم لوگوں میں سب سے بڑا عالم وہ شخص ہے جسے حضور ﷺ کی بتائی ہوئی خبریں زیادہ یاد ہیں۔ (مسلم جلد دوم صفحہ ۳۹۰)

معلوم ہوا کہ حضور سید دو عالم ﷺ کو مان کان وما یکون کا

علم ہے یعنی آپؐ گذشتہ اور آئندہ کے تمام واقعات جانتے ہیں۔

(۳).....عن حذيفة قال والله لا ادرى انسى اصحابي

ام تناسوا والله ماترك رسول الله صلى الله تعالى عليه

وسلم من قائد فتنة الى ان تقضى الدنيا يبلغ من

معائلث مائة فضاقد الاقد سماه لنا باسماء واسمه ابية

واسم قبي لته۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی قسم میں نہیں کہہ

سکتا کہ میرے ساتھی بھول گئے ہیں یا بھول جانے کا اظہار کرتے ہیں

(آج سے) دنیا کے ختم ہونے تک جتنے فتنہ انگیز لوگ پیدا ہوں گے جن کی

تعداد تین سو سے زائد ہوگی خدائے تعالیٰ کی قسم حضور نے ہمیں ان کا نام،

ان کے باپ کا نام اور ان کے خاندان کا نام (سب کچھ) بتا دیا۔

﴿ابوداؤد، مشکوٰۃ ص ۴۶۳﴾

معلوم ہوا کہ حضور کا علم تمام کلیات اور جزئیات کو گھیرے ہوئے

ہے کہ آپؐ نے آئندہ پیدا ہونے والے فتنہ انگیزوں کے نام، ان کے

باپ کا نام اور ان کے قبیلہ کا نام لوگوں سے بیان فرمایا۔

(۴).....عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ النَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ

خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ، فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرُ،

فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَغَيْنَاهُ تَرَرٍ فَإِنْ حَتَّى

أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ، مِنْ سَيْوفِ اللَّهِ يَعْنِي خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ

حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سرکار اقدس ﷺ نے

حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شہادت کی خبر آنے

سے پہلے ان لوگوں کے شہید ہو جانے کی اطلاع دیتے ہوئے فرمایا کہ زید

نے جھنڈا ہاتھ میں لیا اور شہید کئے گئے اور پھر علم کو حضرت جعفر نے سنبھالا

اور وہ بھی شہید ہو گئے اور پھر ابن رواحہ نے جھنڈا ہاتھ میں لیا اور وہ بھی

شہید کئے گئے پھر فرمایا اب جھنڈا سیف من سیوف اللہ حضرت خالد بن

ولید رضی اللہ عنہ نے پکڑ لیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح دے دی۔

﴿بخاری شریف، مشکوٰۃ شریف ص ۵۳۳﴾

معلوم ہوا کہ ساری دنیا کے حالات حضور ﷺ کی نگاہ کے سامنے ہیں جنگ موتہ جو ملک شام میں ہو رہی تھی حضور ﷺ اس کے حالات مدینہ منورہ میں بیٹھے ملاحظہ فرما رہے ہیں اور صحابہ کرام سے یوں بیان فرما رہے ہیں جیسے یہ واقعہ ان کی نگاہوں کے سامنے ہو رہا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کی نگاہ کیلئے کوئی چیز آڑ نہیں بن سکتی یہاں تک کہ زمین کے اندر جو عذاب ہوتا ہے اسے آپ ﷺ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔

(۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ یا مکہ کے باغات میں سے کسی باغ میں تشریف لے گئے اور دو آدمیوں کی آواز سنی جن پر ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا ان دونوں پر عذاب ہو رہا مگر کسی بڑی بات پر نہیں پھر فرمایا ہاں (خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑی بات ہے) ان میں سے ایک تو اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھایا کرتا تھا پھر آپ ﷺ نے کھجور کی ایک تر شاخ منگوائی اور اس کے دو ٹکڑے کیے اور ہر ایک کی قبر پر ایک ایک ٹکڑا رکھ دیا حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ یہ آپ نے کیوں کیا آپ

نے فرمایا اُمید ہے کہ جب تک یہ شاخیں خشک نہ ہو جائیں ان دونوں پر عذاب کم رہے گا۔ ﴿بخاری شریف ص ۳۵ جلد ۱﴾
آقا علیہ السلام کی آنکھ مبارک ہر چیز کا علم رکھتی ہے آقا علیہ السلام کی آنکھوں نے معراج کی رات رب تعالیٰ کا دیدار کیا اس سے بڑا شرف حاصل کیا۔ آقا علیہ السلام سے جب خدا بھی پوشیدہ نہ رہا تو اور دنیا کی کوئی چیز کیا پوشیدہ رہ سکتی ہے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا جب خدا ہی نہ چھپا تم پہ کروڑوں درود حضور ﷺ کے علم پاک کا کیا کہنا یہ کان و مایکون کا علم ہے کہ حق تعالیٰ نے شب معراج میں حضور ﷺ کو عطا فرمایا چنانچہ معراج شریف کی حدیث میں ہے کہ ہم عرش کے نیچے تھے کہ اللہ نے ایک قطرہ ہمارے حلق میں ڈالا پس ہم نے سارے گزشتہ اور آئندہ کے واقعات معلوم کر لئے۔

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ معراج کی رات جب میں عرش اعلیٰ پر پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا اس دست قدرت کا نور میرے اندر سرایت کر گیا اور

میرے لئے آسمان وزمین کے تمام خزانے روشن ہو گئے۔

جس کو پڑھانے والا خدا ان کے علم پاک کا کیا کہنا۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظِلَّكُمْ عَلَى الْغَيْبِ

وَلَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ

﴿پارہ نمبر ۴ سورۃ ال عمران آیت نمبر ۷۹﴾

ترجمہ: اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے لوگو تم کو علم غیب عطا کرے ہاں اللہ جن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي الْأَرْضِ

فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا بِقَدْرِ الْحَاجَةِ

﴿مسلم، مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۲﴾

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے

فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین سمیٹ دی تو میں نے مشرق سے

مغرب تک زمین کا تمام حصہ دیکھ لیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یورپ

سے پچھتم تک زمین کا ہر حصہ حضور ﷺ کی نگاہ کے سامنے ہے۔

﴿حاضر و ناظر﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا

وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ

وَسِرَاجًا مُنِيرًا وَبَشِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ

لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا

﴿پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۴۷، ۴۸﴾

ترجمہ: اے نبی ﷺ بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دینا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چکا دینے والا آفتاب۔ اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لئے اللہ کا بڑا فضل ہے۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ گواہ ہوں گے

اور کب گواہی ادا فرمائیں گے اور کس چیز کی گواہی دیں گے؟

مفسرین کرام نے قرآن کریم کی دیگر آیات کریمہ احادیث

مبارکہ اور آثار صحابہ کرام کے سامنے رکھ کر یہی فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ قیامت کے روز دیگر گواہوں کے ساتھ ساتھ اپنی اُمت کے تمام افراد کی نیکیوں اور گناہوں کی گواہی دیں گے۔

اب ظاہر بات ہے کہ ہمارے اعمال سے بھی واقف ہیں۔

علامہ سید محمود آلوسی، مفسر ابوسعود اور صاحب جمل فرماتے ہیں۔

(شَاهِدًا) عَلَى مَنْ بُعِثَ إِلَيْهِمْ تَرَأَوْهُمْ أَحْوَالَهُمْ وَتُشَاهِدُ أَعْمَالَهُمْ وَتَتَحَمَّلُ عَنْهُمْ الشَّهَادَةَ بِمَا صَدَرَ عَنْهُمْ مِنَ التَّصْدِيقِ وَالتَّكْذِيبِ وَسَائِرِ مَا هُمْ عَلَيْهِمْ مِنَ الْهُدَى وَالضَّلَالِ وَتُؤَدِّيهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَاءً مَقْبُولًا فِيمَا لَهُمْ وَمَا عَلَيْهِمْ۔

ترجمہ: آپ جن کی طرف مبعوث ہوئے ہیں ان کے گواہ بنو گے آپ ان کے احوال کو دیکھتے ہو ان کے اعمال کا مشاہدہ کرتے ہو جو کچھ بھی تصدیق و تکذیب ان سے صادر ہو رہی ہے اس پر گواہ بن رہے ہو اور ہدایت اور گمراہی میں جس پر بھی لوگ ہیں اس پر بھی گواہ بن رہے ہو اور یہ گواہی آپ قیامت کے روز ادا فرمائیں گے اور یہ گواہی آپ کی

اُمت کے حق میں بھی قبول ہوگی اور مخالفت میں بھی۔

﴿تفسیر روح المعانی صفحہ ۴۰، ۱۲۲ ابوسعود ۱۰۸-۱۰۷﴾

علامہ آلوسی مزید فرماتے ہیں۔

بعض جلیل القدر صوفیائے کرام نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بندوں کے اعمال پر مطلع فرما رکھا ہے پس آپ نے ان اعمال پر نظر فرمائی ہے اس لئے آپ کا نام شاہد رکھا گیا ہے۔

مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ العزیز اپنی مثنوی میں ارشاد فرماتے ہیں چونکہ آپ ﷺ کی نظر میں بندوں کے مقامات و درجات تھے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا نام مبارک شاہد رکھا اس پر غور کرو اور غافل نہ ہو۔ ﴿تفسیر روح المعانی صفحہ ۴۰-۲۲﴾

تفسیر جلالین میں ہے:

شَاهِدًا عَلَى مَنْ أُرْسِلَتْ إِلَيْهِمْ۔

ترجمہ: جن کے آپ رسول ہیں ان کی گواہی آپ دیں گے۔

﴿جلالین مع بیضاوی صفحہ ۲۳۸-۲﴾

تفسیر ابن کثیر میں ہے:

(شَاهِدًا) اِلَى اللّٰهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَاَنَّهُ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ وَعَلَى النَّاسِ بِاَعْمَالِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ترجمہ: آپ اللہ کی وحدانیت کے اور اس بات کے کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں کے گواہ ہیں اور قیامت کے دن سے انسانوں کے اعمال کی گواہی بھی آپ دیں گے۔ ﴿تفسیر ابن کثیر صفحہ ۳۹-۳۰﴾
مندرجہ بالا تفسیر پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ بڑے بڑے علماء کرام بیک زبان کہہ رہے ہیں کہ قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ ان کے اعمال کی گواہی دیں گے جن کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے جن کی طرف مبعوث کئے گئے یعنی ہر ہر امتی کے اعمال کی گواہی دیں گے اور یہ بات پہلے بھی عرض کی جا چکی ہے کہ گواہی تب ہی دی جاسکے گی جب نبی کریم ﷺ امت کے اعمال کو جانتے پہنچانتے ہوں گے یعنی اعمال امت پر حاضر ناظر ہوں گے۔

دلیل نمبر 2

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَسَطًا لِتَكُوْنُوْا

شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنُ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا۔

ترجمہ: اور اس طرح کیا ہم نے تم کو بہترین امت تاکہ ہو تم گواہ لوگوں پر اور رسول تم پر گواہی دینے والا۔ ﴿پارہ ۲ سورۃ البقرہ ۱۴۳﴾
دیوبندی شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں یعنی جیسے تمہارے قبلہ کعبہ ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ اور تمام قبلوں سے افضل ہے اور ایسا ہی ہم نے تم کو سب امتوں سے افضل اور تمہارے پیغمبر کو سب پیغمبروں سے کامل اور برگزیدہ کیا تاکہ اس فضیلت اور کمال کی وجہ سے تم تمام امتوں کے مقابلہ میں گواہ مقبول الشہادۃ قرار دیئے جاؤ اور محمد رسول اللہ ﷺ تمہاری عدالت و صداقت کی گواہی دیں جیسا کہ احادیث میں وارد ہے کہ جب پہلی امتوں کے کافر اپنے پیغمبروں کے دعویٰ کی تکذیب کریں گے اور کہیں گے کہ ہم کو تو کسی نے بھی دنیا میں ہدایت نہیں کی اس وقت آپ ﷺ کی امت انبیاء کے دعویٰ کی صداقت پر گواہی دے گی اور رسول اللہ ﷺ جو اپنے امتیوں کے تمام حالات سے واقف ہیں ان کی صداقت وعدالت پر گواہ ہوں گے۔

﴿ولایت﴾

قرآن پاک میں ارشاد گرامی ہے۔

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَفِي الْآخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

ترجمہ:- خبردار بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ خوف ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں یہی بڑی کامیابی ہے۔ (سورۃ یونس آیت نمبر ۶۲ تا ۶۴ پارہ ۱۱)
حدیث پاک:-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ
اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ لِلْحَرْبِ وَمَا
تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افترضته عَلَيْهِ وَلَا
يُزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ

سَمِعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي
يُطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَلَنْ سَأَلَنِي لَا عِطِيَّةً وَلَنْ
اسْتَعَاذَنِي لَا عِذَّةً۔ (رواہ بخاری)

تخرج الحديث۔ ﴿الحديث صحیح﴾

صحیح بخاری	رقم الحديث (۶۵۰۲)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۳۹
صحیح البخاری	رقم الحديث (۶۱۳۷)	جلد ۵	صفحہ ۲۳۸۵
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۳۴۷)	جلد ۲	صفحہ ۵۸
تحفۃ الاشراف	رقم الحديث (۱۳۲۲۲)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۷۴
صحیح الباری	رقم الحديث (۶۵۰۲)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۴۰

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

جس نے میرے کسی ولی سے عداوت کی تو میں اس سے
اعلان جنگ کرتا ہوں اور جو میری پسندیدہ چیزوں میں سے کسی بھی چیز
کے ذریعے میرا بندہ مجھ سے اتنا قریب نہیں ہوتا جتنا ان چیزوں کی

ادا ئیگی کے ذریعے قریب ہوتا ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہیں۔

اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے قریب ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو اسے ضرور عطا کروں گا اور اگر وہ میری پناہ مانگے تو ضرور میں اسے اپنی پناہ و حفاظت میں لے لوں گا۔

مَنْ عَادَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ۔

جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی تو میری اس سے جنگ ہے جنگ و لڑائی دوستوں کے درمیان نہیں ہوتی بلکہ دشمنوں کے درمیان ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے کسی ولی سے دشمنی رکھنے والا اللہ تعالیٰ کا دشمن بن جاتا ہے اللہ کا دشمن خائب و خاسر ہوا کرتا ہے۔ دشمن لڑائی میں ایک دوسرے کی قیمتی چیزوں کو نشانہ بنایا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ جب کسی سے لڑائی کرتا ہے تو وہ اس کی قیمتی چیز کو نشانہ بناتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے

نشانے خطا نہیں جایا کرتے۔

انسان کی سب سے قیمتی چیز کا ایمان ہے تو جو اولیاء اللہ سے عداوت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اس کا ایمان سلب کر لیتا ہے (العیاذ باللہ) جس سے اس کا ایمان سلب ہو جائے اس جیسا بد نصیب کون ہوگا۔

مولانا داؤد غزنوی کی زمانہ میں ایک مولوی نے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں نامناسب بات کہہ دی کہ امام صاحب کو صرف سترہ حدیثیں یاد تھیں اس کی اس خرافات کو سن کر مولانا داؤد غزنوی نے کہا کہ یہ آدمی مرتد ہو جائے گا کچھ ہی دنوں میں وہ آدمی قادیانی ہو گیا کسی نے مولانا سے پوچھا آپ کو یہ کیسے علم ہوا تھا کہ یہ مرتد ہو جائے گا تو انہوں نے کہا جب میں نے سنا یہ مولوی حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں نازیبا کلمات کہتا ہے اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ولی ہیں تو مجھے یہ حدیث یاد آ گئی۔

مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ۔

جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے میں اس سے اعلان جنگ

کرتا ہوں تو جنگ میں دشمن کی قیمتی چیز کو تباہ کیا جاتا ہے نقصان پہنچایا جاتا ہے انسان کی قیمتی چیز چونکہ ایمان ہے تو مجھے یقین ہو گیا کہ اس مولوی کا ایمان ختم ہو جائے گا۔

بندہ فرائض پر مداومت کے ساتھ نوافل کی طرف توجہ دیتا ہے پھر یہ نوافل اس کی طبیعت ثانیہ بن جاتے ہیں ان نوافل سے اس درجہ شغف ہو جاتا ہے کہ جب تک انہیں ادا نہ کر لیا جائے طبیعت کو سکون نہیں ملتا رات بھر نوافل میں وقت گزرتا ہے یہ نوافل یہ مجدے انسان کو قرب الہی کی دولت سے لبریز کرتے ہیں یہ قرب الہی کو جیت لیتا ہے کہ خود خالق کائنات اس سے محبت کرتا ہے جب اللہ وحدہ لا شریک ایک بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کی طرف انعام یہ ہے کہ: کنت سمعہ الذی یسمع بہ۔ میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے کان بننے کا مفہوم امام المفسرین حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ یوں بیان کرتے ہیں۔

کذلك العبد اذا واطب على الطاعات بلغ الى

مقام الذی یقول اللہ کنت له سمعا وبصر اذا صار نور جلال اللہ له سمع القريب والبعيد واذا صار ذلك النور نور جلال اللہ له بصر ارای القريب والبعيد واذا صار ذلك النور جلال اللہ يداله قدر على التصرف في الصعب السهل والقريب والبعيد۔

(التفسير الكبير جلد ۵ صفحہ ۴۶۷)

ترجمہ:- ایسے ہی جب اللہ کا بندہ اطاعت پر مداومت اختیار کرتا ہے تو اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں اس کے کان اور آنکھ بن جاتا ہوں۔ میں جب اللہ تعالیٰ کا نور جلال اس بندہ کے کان میں جاتا ہے تو وہ قریب بعید کو سنتا ہے پس جب اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور اس کی آنکھ بن جاتا ہے تو وہ قریب بعید کو دیکھتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور اس کا ہاتھ بن جاتا ہے تو وہ مشکل اور آسان کاموں پر قریب و بعید میں تصرف پر قادر ہو جاتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل امین سے فرماتا ہے اے جبرائیل

میں اس بندے سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر جبرائیل زمین پر آتے ہیں اور ندا دیتے ہیں کہ اللہ فلاں بندے سے محبت کرتے ہیں تم بھی کرو پھر خود ہی لوگوں کے دلوں میں اس ولی کی محبت پیدا ہو جاتی ہے دنیا امنڈتی چلی آتی ہے اور اللہ کے ولیوں کے در سے فیض یاب ہوتی ہے اللہ کے ولی نگاہ کر کے تقدیر بدل دیتے ہیں۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی

بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

حضرت بہاؤ الدین زکریا کے پاس ایک عورت آئی عرض کیا حضور اولاد نہیں دعا کریں اللہ مجھے اولاد عطا فرمائیں آپ نے مراقبہ کیا اور سر اٹھایا فرمایا جا عورت تیری قسمت میں اولاد نہیں عورت نے سنا تو روتی ہوئی چلی گئی راستے میں آپ کے پوتے حضرت شاہ رکن عالم ملے پوچھا اے عورت تو کیوں رو رہی ہے کہنے لگی اے بیٹا میرے ہاں اولاد نہیں تیرے دادا کے پاس آئی تھی کہ میری تقدیر بدل دیں لیکن انہوں نے کہا ہے کہ تیری قسمت میں اولاد نہیں حضرت شاہ رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دوبارہ میرے دادا جان کے پاس جا اور

کہہ کہ اگر میری قسمت میں اولاد ہوتی تو میں آپ کے پاس کیا لینے آتی جھولی وہی پھیلاتا ہے جس کی خالی ہو وہ عورت گئی اور عرض کیا حضور میں تو آپ کے پاس اس لئے آئی تھی کہ میری جھولی خالی ہے آپ اللہ کے ولی ہیں میرے لئے دعا کریں خدا میری تقدیر بدل دے آپ نے دوبارہ مراقبہ کیا سر اٹھا کر فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے سات بیٹے عطا کرے گا اس عورت کے گھر میں ایک ولی کی نظر کرم سے سات بیٹے پیدا ہوئے پھر کیوں نہ کہیں۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی

بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

حدیث شریف میں ہے:

کتنے پراگندہ بالوں والے اور غبار آلود کپڑوں والے اگر اللہ کی قسم اٹھائیں تو اللہ ضرور پوری کرتا ہے۔ اسی احادیث کو دیکھ کر شاعر مشرق نے کہا:

نہیں فقر و سلطنت میں کوئی امتیاز ایسا

یہ نگاہ کی تیغ بازی وہ سپاہ کی تیغ بازی

اللہ کے ولی جہاں چاہیں اپنے مریدوں کی امداد کو پہنچ جاتے ہیں۔ کوئی ان کو مشکل وقت میں پکارے تو وہ ان کی مشکل کشائی کے لئے تشریف لاتے ہیں حضرت خواجہ بہاؤ الدین شاہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی مرید ایک لونڈی تھی جب وہ جانے لگی تو آپ نے فرمایا اے بیٹی جب تم پہ کوئی مشکل وقت آئے تو مجھے یاد کر لینا اس کا جو آقا تھا وہ ظالم بادشاہ تھا بادشاہ کسی وجہ سے ناراض ہو گیا تو اس نے اپنے خادموں کو حکم دیا کہ اس لڑکی کو مینار پر لے جا کر نیچے گرا دو جب اس کو مینار سے گرایا گیا گرتے گرتے اسے یاد آیا کہ میرے مرشد نے اسے کہا تھا کہ مشکل وقت میں مجھے یاد کر لینا اس سے بڑھ کر مشکل وقت کیا ہوگا اسی وقت اس نے حضرت خواجہ بہاؤ الدین شاہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کیا تو کیا دیکھا کہ کسی نے اسے پکڑ کر بڑے آرام سے نیچے کھڑا کر دیا اور اپنے پاس حضرت بہاؤ الدین شاہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو کھڑے دیکھ کر بڑی حیران ہوئی۔ یا خواجہ آپ تو بخارہ میں تھے یہاں کیسے آ گئے فرمایا تو نے ہمیں مشکل وقت میں پکارا ہم تیری مدد کو آ گئے وہ لونڈی کہنے لگی خواجہ از کجا آمدی خواجہ آپ کیسے آ گئے فرمایا تو از مینارہ آمدی من از بخارہ آمدی

یعنی تو مینار سے آ گئی اور میں بخارہ سے آ گیا۔ سبحان اللہ۔ اللہ کے ولی اللہ کے حکم سے ضرور مشکلیں آسان کر دیتے ہیں اور دعا کر کے تقدیریں بدل دیتے ہیں۔ پھر کیوں نہ کہیں۔

بندے رب دے دعا کر کے تقدیر بدل دیندے
لکھی لوح محفوظ والی تحریر بدل دینے

﴿ایصال ثواب﴾

آیت مبارکہ ہے:

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا
بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا
لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ۔

﴿پارہ ۲۸ سورۃ الحشر آیت نمبر ۱۰﴾

ترجمہ:۔ اور اس مال میں ان کا بھی حق ہے جو ان (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے جو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش سے جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور اہل ایمان کے لئے ہمارے دلوں میں بغض نہ پیدا کر۔ اے ہمارے رب بیشک تو رؤف رحیم ہے۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مال فنی کا حقدار ان مسلمانوں کو بھی ٹھہرایا ہے جو اپنے لئے اور اپنے سے فوت شدہ مومن بھائیوں کے لئے دعاء مغفرت

کرتے رہتے ہیں۔

سید امیر علی صاحب لکھتے ہیں کہ شاید نکتہ یہ ہے کہ جب تو ان کے لئے استغفار کرے گا ان کے طفیل سے اللہ تعالیٰ تیرے گناہ بخشے گا۔

﴿تفسیر مواہب الرحمن ص ۱۱۳، ۲۸﴾

غور فرمائیے اگر فوت شدگان لوگوں کے لئے دعا مغفرت بیکار یا گناہ ہوتی اور فوت شدگان مسلمانوں کو اس کا کوئی فائدہ نہ ہوتا تو خداوند قدوس بھی دعاء مغفرت کرنے والوں کو مال فنی کا حقدار نہ ٹھہراتا اور ان کی بخشش نہ فرماتا۔

حدیث مبارکہ:

عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ
فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَأَلْغَرِيقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ
دَعْوَةَ تَلْحَقُهُ مِنْ أَبِي أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيقٍ
ثِقَةٍ فَإِذَا الْحَقَّتْهُ كَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ
الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَدْخُلُ

عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ
أَمْثَالُ الْجِبَالِ وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْحَيَاءِ إِلَى
الْأَمْوَاتِ الْإِسْتِذْ فَارْلَهُمْ۔

(شعب الایمان ص ۱۴-۷۔ مشکوٰۃ شریف ص نمبر ۲۰۶)

ترجمہ: حضرت مجاہد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میت قبر میں ڈوبتے ہوئے فریادی کی طرح ہوتی ہے وہ ماں باپ بہن بھائی دوست کی طرف سے دعا پہنچنے کی منتظر رہتی ہے پھر جب میت کو دعا پہنچتی ہے تو اس کو یہ دعا پوری دنیا اور پوری دنیا کے ساز و سامان سے بھی پیاری ہوتی ہے اور بیشک اللہ رب العالمین زمین والوں کی دعا سے قبر والوں کو پہاڑوں کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور زندوں کا مردوں کے لئے تحفہ ان کے لئے باعث مغفرت ہے۔

علامہ نووی رحمہ اللہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ اگر میت کی طرف سے صدقہ کیا جائے تو میت کو اس کا فائدہ اور ثواب ملتا ہے اس پر علماء کا اتفاق ہے۔

(نووی شرح مسلم جلد اول ص: ۳۲۴)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری ماں کا چانک انتقال ہو گیا اور وہ کسی بات کی وصیت نہ کر سکی میرا گمان ہے کہ انتقال کے وقت اگر اسے کچھ کہنے اور سننے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ ضرور دیتی تو اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کی روح کو ثواب پہنچے گا؟ سرکار اقدس نے فرمایا ہاں پہنچے گا۔

(مسلم جلد اول ص: ۳۲۴)

 pdfelement